الحمد للہ والمنۃ کہ رسالہ تالیف کردہ مجدد دوران
مسیح الزمان حضرۃ میرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان

موسوم بہ

حجۃ الاسلام

جس میں ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک صاحب اور بعض دوسرے عیسائی صاحبوں کو اس عظیم الشان دعوت کیلئے بلایا گیا ہے
کہ دنیا میں زندہ اور بابرکت اور آسمانی روشنی اپنے اندر رکھنے والا مذہب صرف اسلام ہی ہے جس کے ثبوت کے
نشان اب بھی اُسکے ساتھ ایسے ہی ہیں جیسا کہ پہلے تھے اور اس رسالہ میں یہ
بھی بیان کیا گیا ہے کہ عیسائی مذہب تاریکی میں پڑا ہوا ہے
اور زندہ مذہب کی علامتیں جو ہونی

اتمام حجت کی غرض سے ۶ جون سنہ ۹۳ء کو
مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں باہتمام حاجی حکیم فضل دین صاحب
باردوم طبع ہوا

قیمت ۱ر
تعداد ۔ ۰۰ھ

www.aaiil.org

قد افلح من زکّٰھا

کوئی اس پاک سے جو دل لگاوے ٭ کرے پاک آپکو تب اسکو پاوے -

یہ تو ہر ایک قوم کا دعویٰ ہے کہ بہتیرے ہم میں ایسے ہیں کہ خداتعالےٰ سے محبت رکھتے ہیں مگر ثبوت طلب یہ بات ہے کہ خداتعالےٰ بھی ان سے محبت رکھتا ہے یا نہیں - اور خداتعالےٰ کی محبت یہ ہے کہ پہلے تو اُن کے دلوں پر سے پردہ اٹھا دے جس پردہ کی وجہ سے اچھی طرح انسان خداتعالیٰ کے وجود پر یقین نہیں رکھتا اور ایک دھندلی سی اور تاریک معرفت کے ساتھ اسکے وجود کا قایل ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات امتحان کیوقت اسکے وجود سے ہی انکار کر بیٹھتا ہے اور یہ پردہ اٹھایا جانا بجز مکالمہ الٰہیہ کے اور کسی صورت سے میسر نہیں آسکتا پس انسان حقیقی معرفت کے چشمہ میں اُسدن غوطہ مارتا ہے جسدن خداتعالےٰ اسکو مخاطب کرکے **انا الموجود** کی اسکو آپ بشارت دیتا ہے تب انسان کی معرفت صرف اپنے قیاسی ڈھکوسلوں یا محض منقولی خیالات تک محدود نہیں رہتی بلکہ خداتعالےٰ سے ایسا قریب ہو جاتا ہے کہ گویا اسکو دیکھتا ہے اور یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ خداتعالیٰ پر کامل ایمان اُسیدن انسان کو نصیب ہوتا ہے کہ جب اللہ جلّشانہٗ اپنے وجود سے آپ خبر دیتا ہے - اور پھر دوسری علامت خداتعالیٰ کی محبت کی یہ ہے کہ اپنے پیارے بندوں کو صرف اپنے وجود کی خبر ہی نہیں دیتا بلکہ اپنی رحمت اور فضل کے آثار بھی خاص طور پر انپر ظاہر کرتا ہے اور وہ اس طرح پر کہ انکی دعائیں جو ظاہری امیدوں سے زیادہ ہوں قبول فرما کر اپنے الہام اور کلام کے ذریعہ سے انکو اطلاع دیدیتا ہے تب انکے دل تسلّی پکڑ جاتے ہیں کہ یہ ہمارا قادر خدا ہے جو ہماری دعائیں سنتا اور ہمکو اطلاع دیتا اور مشکلات سے ہمیں نجات بخشتا ہے اسی روز سے نجات کا مسئلہ بھی سمجھ آتا ہے اور خداتعالیٰ کے وجود کا بھی پتہ لگتا ہے اگرچہ جگانے اور متنبہ کرنیکے لئے کبھی کبھی غیروں کو بھی سچی خواب آسکتی ہے مگر اس طریق کا مرتبہ اور شان اور رنگ اور ہے یہ خداتعالیٰ کا مکالمہ ہے جو خاص مقربوں سے ہی ہوتا ہے اور جب مقرب انسان دعا کرتا ہے تو خداتعالیٰ اپنی خدائی کے جلال کیساتھ اسپر تجلّی فرماتا ہے اور اپنی روح اُسپر نازل کرتا ہے اور اپنی محبت سے بھرے ہوئے لفظوں کیساتھ اسکو قبول دعا کی بشارت دیتا ہے اور جس کسی سے یہ مکالمہ کثرت سے وقوع میں آتا ہے اسکو نبی یا محدّث کہتے ہیں اور سچے مذہب کی یہی نشانی ہے کہ اس مذہب کی تعلیم سے ایسے راستباز پیدا ہوتے رہیں جو محدّث کے مرتبہ تک پہنچ جائیں جسسے خداتعالیٰ آمنے سامنے کلام کرے اور اسلام کی حقیت اور حقانیت کی اول نشانی یہی ہے کہ اسمیں ہمیشہ ایسے راستباز جنسے خداتعالےٰ ہمکلام ہو پیدا ہوتے ہیں **تتنزل علیھم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا** سو یہی معیار حقیقی سچے اور زندہ اور مقبول مذہب کی ہے اور ہم جانتے ہیں کہ یہ نور صرف اسلام میں ہی ہے عیسائی مذہب اس روشنی سے بے نصیب ہے اور ہماری یہ بحث ڈاکٹر

کلارک صاحب سے بے اس غرض اور ایسی شرط سے ہے کہ اگر وہ اس مقابلہ سے انکار کریں تو یقیناً سمجھو کہ عیسائی مذہب کے بطلان کیلئے یہی دلیل ہزار دلیل سے بڑھکر ہے کہ مردہ ہرگز زندہ کا مقابلہ نہیں کرسکتا اور نہ اندھا سوجاکھے کے ساتھ پورا اتر سکتا ہے - والسلام علی من اتبع الہدی - ۵ - مئی ۱۸۹۳ء

خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ڈاکٹر پادری کلارک صاحب کا جنگ مقدس اور اُنکے مقابلہ کیلئے

اشتہار

واضح ہو کہ ڈاکٹر صاحب مندرج العنوان نے بذریعہ اپنے بعض خطوط کے یہ خواہش ظاہر کی کہ وہ علماء اسلام کیساتھ ایک جنگ مقدس کیلئے طیاری کر رہے ہیں انہوں نے اپنے خط میں یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ یہ جنگ ایک پورے پورے فیصلہ کی غرض سے کیا جائے گا اور یہ بھی دھمکی دی کہ اگر علماء اسلام نے اس جنگ سے مونہہ پھیر لیا یا شکست فاش کھائی تو آیندہ اُن کا استحقاق نہیں ہوگا کہ مسیحی علماء کے مقابل پر کھڑے ہو سکیں یا اپنے مذہب کو سچا سمجھ سکیں یا عیسائی قوم کے سامنے دم مار سکیں۔ اور چونکہ یہ عاجز انہیں روحانی جنگوں کیلئے مامور ہو کر آیا ہے اور خداتعالیٰ کیطرف سے الہام پا کر یہ بھی جانتا ہے کہ ہر ایک میدان میں فتح ہم کو ہے اس لئے بلا توقف ڈاکٹر صاحب کو بذریعہ خط کے اطلاع دیگئی ہے کہ ہماری عین مراد ہے کہ یہ جنگ وقوع میں آکر حق اور باطل میں کھلا کھلا فرق ظاہر ہو جائے اور نہ صرف اسی پر کفایت کیگئی بلکہ چند معزز دوست بطور سفیران پیغام جنگ ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں بمقام امرتسر بھیجے گئے جن کے نام نامی یہ ہیں۔ میرزا خدابخش صاحب

منشی عبد الحق صاحب ۔ حافظ محمد یوسف صاحب ۔ شیخ رحمت اللہ صاحب ۔ مولوی عبد الکریم صاحب ۔ منشی غلام قادر صاحب فصیح ۔ میاں محمد یوسف خانصاحب ۔ شیخ نور احمد صاحب ۔ میاں محمد اکبر صاحب ۔ حکیم محمد اشرف صاحب ۔ حکیم نعمت اللہ صاحب ۔ مولوی غلام احمد صاحب انجنیر ۔ میاں محمد بخش صاحب ۔ خلیفہ نور الدین صاحب ۔ میاں محمد اسمٰعیل صاحب +

تب ڈاکٹر صاحب اور میرے دوستوں مین جو میری طرف سے وکیل تھے کچھ گفتگو ہوکر بالاتفاق یہ بات قرار پائی کہ یہ مباحثہ بمقام امرتسر واقع ہو اور ڈاکٹر صاحب کیطرف سے اس جنگ کا پہلوان مسٹر عبد اللہ آتھم سابق اکسٹرا اسسٹنٹ تجویز کیا گیا اور یہ بھی انکی طرف سے تجویز کیا گیا کہ فریقین تین تین معاون اپنے ساتھ رکھنے کے مجاز ہونگے اور ہر یک فریق کو چھ چھ دن فریق مخالف پر اعتراض کرنیکے لئے دئے گئے اس طرح پر کہ اول چھ روز تک ہمارا حق ہوگا کہ ہم فریق مخالف کے مذہب اور تعلیم اور عقیدہ پر اعتراض کرین مثلاً حضرت مسیح علیہ السلام کی الوہیت اور اُن کے منجی ہونے کے بارہ مین ثبوت مانگیں یا اور کوئی اعتراض جو مسیحی مذہب پر ہو سکتا ہے پیش کرین ایسا ہی فریق مخالف کا بھی حق ہوگا کہ وہ بھی چھ روز تک اسلامی تعلیم پر اعتراض کئے جائین اور یہ بھی قرار پایا کہ مجلسی انتظام کیلئے ایک ایک صدر انجمن مقرر ہو جو فریق مخالف کے گروہ کو شور و غوغا اور ناجائز کارروائی اور دخل بیجا سے روکے اور یہ بات بھی باہم مقرر اور مسلّم ہو چکی ہے کہ ہر یک فریق کے ساتھ پچاس سے زیادہ اپنی قوم کے لوگ نہین ہونگے اور فریقین ایک سو ٹکٹ چھاپ کر پچاس پچاس اپنے اپنے آدمیونکو حوالہ کرینگے اور بغیر دکھلانے ٹکٹ کے کوئی اندر نہین آسکیگا اور آخر پر ڈاکٹر صاحب کی خاص درخواست سے یہ بات قرار پائی کہ یہ بحث ۲۲ - مئی ۱۸۹۳ء سے شروع ہونی چاہیے انتظام مقام مباحثہ اور تجویز مقام مباحثہ ڈاکٹر صاحب کے متعلق رہا اور وہی اس کے ذمہ دار ہوئے اور بعد طے ہونے ان تمام مراتب کے ڈاکٹر صاحب اور اخویم مولوی عبد الکریم صاحب کی اس تحریر پر دستخط ہو گئے جس مین یہ شرائط بتفصیل لکھے گئے تھے اور یہ قرار پایا کہ ۱۵ - مئی ۱۸۹۳ء تک فریقین ان شرائط مباحثہ کو شائع کردین اور پھر میرے دوست قادیان مین پہنچے اور چونکہ ڈاکٹر صاحب نے اس مباحثہ کا نام جنگ مقدس رکھا ہے اسلئے انکی خدمت مین بتاریخ ۲۵ - اپریل ۱۸۹۳ء کو لکھا گیا کہ وہ شرائط جو میرے دوستون نے قبول کئے ہین وہ مجھے بھی قبول ہین لیکن یہ بات پہلے سے تجویز ہو جانا ضروری ہے کہ اس جنگ مقدس کا فریقین پر اثر کیا ہوگا اور کیونکر کھلے کھلے طور پر سمجھا

جائیگا کہ درحقیقت فلان فریق کو شکست آگئی ہی کیونکہ سالہا سال کے تجربہ سے یہ بات ثابت ہو چکی ہی کہ معقولی اور منقولی **بحثون** مین گو کیسی ہی صفائی سے ایک فریق **غالب** آجائے مگر دوسرے فریق کے لوگ کبھی قایل نہین ہوتے کہ وہ درحقیقت مغلوب ہو گئے ہین بلکہ مباحثات کی شایع کرنے کے وقت اپنی تحریرات پر حاشیے چڑھا چڑھا کر یہ کوشش کرتے ہین کہ کسی طرح اپنا ہی غالب رہنا ثابت ہو اور اگر صرف اسیقدر منقولی بحث ہو تو ایک عقلمند پیشگوئی کرسکتا ہی کہ یہ مباحثہ بھی انہین مباحثات کی مانند ہوگا جو اب تک پادری صاحبون اور علما **اسلام** مین ہوتے رہے ہین بلکہ اگر غور سے دیکھا جائے تو ایسے مباحثہ مین کوئی بھی نئی بات معلوم نہین ہوتی پادری صاحبون کیطرف سے وہی معمولی اعتراضات ہونگے - اسلام زور شمشیر سے پھیلا ہی اسلام مین کثرت ازدواج کی تعلیم ہی - اسلام کا بہشت ایک جسمانی بہشت ہی وغیرہ وغیرہ ایسا ہی ہماری طرف سے بھی وہی معمولی جواب ہونگے کہ اسلام نے تلوار اٹھانے مین سبقت نہین کی اور اسلام نے صرف بوقت ضرورت امن قایم کرنے کی حد تک تلوار اٹھائی ہی اور اسلام نے عورتون اور بچون اور راہبون کے قتل کرنے کے لئے **حکم نہین** دیا بلکہ جنہون نے سبقت کرکے اسلام پر تلوار کھینچی وہ تلوار سے ہی مارے گئے - اور تلوار کی لڑائیون مین سب سے بڑھکر توریت کی تعلیم ہے جسکی رو سے بیشمار عورتین اور بچے بھی قتل کئے گئے جس خدا کی نظر مین وہ بیرحمی اور سختی کی لڑائیان **بری نہین** تھین بلکہ اس کے حکم سے تھین تو پھر نہایت بے انصافی ہوگی کہ وہی خدا اسلام کی ان لڑائیون سے ناراض ہو جو مظلوم ہونے کی حالت مین یا امن قایم کرنے کی غرض سے خدا تعالیٰ کے پاک **نبی صلی اللہ علیہ وسلم** کو کرنی پڑی تھی نہین ایسا ہی کثرت ازدواج کے اعتراض مین ہماری طرف سے وہی معمولی جواب ہوگا کہ اسلام سے پہلے اکثر قومون مین کثرت ازدواج کی سیکڑون اور ہزارہا تک نوبت پہنچ گئی تھی اور اسلام نے تعداد ازدواج کو کم کیا ہی نہ زیادہ بلکہ یہ **قرآن** مین ہی ایک خصوصیت خاص ہی کہ اس نے ازدواج کی بیحدی اور بے قیدی کو رد کردیا ہی اور کیا وہ اسرائیلی قوم کے مقدس نبی جنہون نے سو سو بیوی کی بلکہ بعض نے **سات سو** تک نوبت پہنچائی وہ اخیر عمر تک حرامکاری مین مبتلا رہے اور کیا انکی اولاد جنمین سے بعض راستباز بلکہ نبی بھی تھے ناجائز طریق کی اولاد سمجھی جاتی ہی ایسا ہی **بہشت** کی نسبت بھی وہی معمولی جواب ہوگا کہ مسلمانون کا بہشت صرف جسمانی بہشت نہین بلکہ دیدار الٰہی کا

گھر ہے اور دونون قسم کی سعادتون روحانی اور جسمانی کی جگہ ہے ہان عیسائی صاحبون کا **دوزخ محض جسمانی** ہے۔

لیکن اس جگہ سوال تو یہ ہے کہ ان مباحثات کا نتیجہ کیا ہوگا کیا امید رکھ سکتے ہین کہ عیسائی صاحبان مسلمانون کے ان جوابات کو جو سلسر حق اور انصاف پر مبنی ہین قبول کر لینگے یا ایک انسان کے خدا بنانے کے لئے صرف معجزات کافی سمجھے جاوینگے یا **بائبل** کی وہ عبارتین جنمین علاوہ حضرت مسیح کے ذکر کے کہین یہ لکھا ہے کہ تم سب **خدا کے بیٹے ہو** اور کہین یہ کہ تم اس کی بیٹیان ہو اور کہین یہ کہ تم سب خدا ہو ظاہر پر محمول قرار دیئے جاوینگے اور جبکہ ایسا ہونا ممکن نہین تو مین نہین سمجھ سکتا کہ اس بحث کا عمدہ نتیجہ جسکے لئے ۱۲-

۱۲- دن امرتسر مین ٹھہرنا ضروری ہے کیا ہوگا +

ان وجوہات کے خیال سے ڈاکٹر صاحب کو بذریعہ خط رجسٹری یہ صلاح دیگئی تھی کہ مناسب ہے کہ چھ دن کے بعد یعنے جب فریقین اپنے اپنے چھ دن پورے کرلین تو ان مین مباہلہ بھی ہو اور وہ صرف اسقدر کافی ہے کہ فریقین اپنے مذہب کی تائید کیلئے خدا تعالے سے آسمانی نشان چاہین اور ان نشانون کے ظہور کیلئے ایک سال کی میعاد قائم ہو پھر جس فریق کی تائید مین کوئی آسمانی نشان ظاہر ہو جو انسانی طاقتون سے بڑھکر ہو جسکا مقابلہ فریق مخالف سے نہ ہوسکے تو لازم ہوگا کہ فریق مغلوب اس فریق کا مذہب اختیار کرے جسکو خدا تعالے نے اپنے آسمانی نشان کے ساتھ غالب کیا ہے اور مذہب اختیار کرنے سے اگر انکار کرے تو واجب ہوگا کہ اپنی نصف جائداد اُس سچے مذہب کے امداد کی غرض سے فریق غالب کے حوالہ کردے یہ ایسی صورت ہے کہ اس سے حق اور باطل مین بکلی فرق ہو جائیگا کیونکہ جب ایک خارق نشان کے مقابل پر ایک فریق بالمقابل نشان دکھلانیسے بکلی عاجز رہا تو فریق نشان دکھلانیوالا کا غالب ہونا بکلی کھل جائیگا اور تمام بحثین ختم ہو جائینگی اور حق ظاہر ہو جائیگا لیکن ایک ہفتہ سے زیادہ گذرتا ہے جو آجتک ۳- مئی ۱۸۹۳ء ہے ڈاکٹر صاحب نے اس خط کا کچھ بھی جواب نہین دیا لہذا اس اشتہار کے ذریعہ سے ڈاکٹر صاحب اور ان کے تمام گروہ کی خدمتین التماس ہے کہ جس حالت مین انہون نے اس مباحثہ کا نام جنگ مقدس رکھا ہے اور چاہتے ہین کہ مسلمانون اور عیسائیون مین قطعی فیصلہ ہو جائے اور یہ بات کھل جائے کہ سچا اور قادر خدا کس کا خدا ہے تو بہتر معمولی بحثون

سو یہ امید رکھنا طمع خام ہی اگر یہ ارادہ نیک نیتی سی ہے تو اس سی بہتر اور کوئی بہی طریق نہیں ہی کہ اب آسمانی مدد کے ساتھ صدق اور کذب کو آزمایا جاوے اور مین نے اس طریق کو بدل وجان منظور کرلیا ہی اور وہ طریق بحث جو منقولی اور معقولی طور پر قرار پایا ہے گو میرے نزدیک چندان ضروری نہین مگر تاہم وہ بہی مجھی منظور ہے لیکن ساتھ اس کے یہ ضروریات سی ہوگا کہ ہر یک چھ دن کی میعاد کے ختم ہونے کے بعد بطور متذکرہ بالا مجھ مین اور فریق مخالف مین مباہلہ واقع ہوگا - اور یہ اقرار فریقین پہلے سی شایع کہ ہم مباہلہ کرینگے یعنے اس طور سے دعا کرینگے کہ ہمارے خدا اگر ہم حق پر نہین تو فریق مخالف کی نشان سی ہماری ذلت ظاہر کر اور اگر ہم حق پر مین تو ہماری تائید مین نشان آسمانی ظاہر کرکے فریق مخالف کی ذلت ظاہر فرما اور اس دعا کے وقت دونون فریق آمین کہینگے اور ایکسال تک اس کی میعاد ہوگی اور فریق مغلوب کی سزا وہ ہوگی جو اوپر بیان ہوچکی ہو ٭

اور اگر یہ سوال ہو کہ اگر ایکسال کے عرصہ مین دونون طرف سی کوئی نشان ظاہر نہو یا دونون طرف سے ظاہر ہو تو پہر کیونکر فیصلہ ہوگا تو اس کا جواب یہ ہی کہ یہ راقم اس صورت مین بہی اپنی تئین مغلوب سمجھیگا اور ایسی سزا کے لائق ٹھہریگا جو بیان ہوچکی ہی چونکہ مین خدا تعالے کیطرف سی مامور ہون اور فتح پانیکی بشارت پاچکا ہون پس اگر کوئی عیسائی صاحب میرے مقابل آسمانی نشان دکھلادین یا مین ایکسال تک دکھلا نہ سکون تو میرا باطل پر ہونا کھل گیا اور اللہ جلشانہ کی قسم ہی کہ مجھی صاف طور پر اللہ جلشانہ نے اپنے الہام سی فرمادیا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام بلا تفاوت ایسا ہی انسان تھا جسطرح اور انسان ہین مگر خدا تعالیٰ کا سچا نبی اور اسکا مرسل اور برگزیدہ ہے اور مجھہ کو یہ بھی فرمایا کہ جو مسیح کو دیا گیا وہ بمتابعت نبی علیہ السلام تجہہ کو دیا گیا ہے اور تو مسیح موعود ہے اور تیرے ساتھ ایک نورانی حربہ ہے جو ظلمت کو پاش پاش کرے گا اور یکسر الصلیب کا مصداق ہوگا پس جبکہ یہ بات ہی تو میری سچائی کے لئے یہ ضروری ہی کہ میری طرف سی بعد مباہلہ ایکسال کے اندر ضرور نشان ظاہر ہو اور اگر نشان ظاہر نہ ہو تو پہر مین خدا تعالے کیطرف سی نہین ہون اور نہ صرف ہی سزا بلکہ موت کی سزا کے لائق ہون سو آج مین ان تمام باتون کو قبول کرکے اشتہار دیتا ہون اب بعد شایع ہونے اس اشتہار کے مناسب اور واجب ہے کہ ڈاکٹر صاحب بھی اس قدر اشتہار دیدین کہ اگر بعد مباہلہ مرزا غلام احمد کی تائید مین ایکسال کے اندر کوئی نشان ظاہر ہو جائے جسکی مقابل پر اسی سال کے اندر ہم نشان دکھلانے سی عاجز آجائین تو بلا

توقف دین اسلام قبول کر لینگے ورنہ اپنی تمام جائداد کا نصف حصہ دین اسلام کے امداد کی غرض سے فریق غالب کو دیدینگے اور آئندہ اسلام کے مقابل پر کبھی کھڑے نہیں ہونگے۔ ڈاکٹر صاحب اسوقت سوچ لیوین کہ مینے اپنی نسبت بہت زیادہ سخت شرائط رکھی ہین اور انکی نسبت شرطین نرم رکھی گئی ہین یعنے اگر میرے مقابل پر وہ نشان دکھلائین اور مین دکھلاؤن تب بھی بموجب اس شرط کے وہی سچے قرار پاوینگے اور اگر نہ مین نشان دکھلا سکون اور نہ وہ ایک سال تک نشان دکھلا سکین تب بھی وہی سچے قرار پاوینگے اور مین صرف اُسحالت مین سچا قرار پاؤنگا کہ میری طرف سے ایک سال کے اندر ایسا نشان ظاہر ہو جسکے مقابلہ سے ڈاکٹر صاحب عاجز ہین اور اگر ڈاکٹر صاحب بعد اشاعت اس اشتہار کے ایسے مضمون کا اشتہار بالمقابل شایع نہ کرین تو پھر صریح انکی گریز متصور ہوگی اور ہم پھر بھی انکی منقولی ومعقولی بحث کیلئے حاضر ہو سکتے ہین بشرطیکہ وہ اس بارے مین یعنے نشان نمائی کے امر مین اپنا اور اپنی قوم کا اسلام کے مقابل پر عاجز ہونا شایع کر دین یعنی یہ لکھدین کہ یہ **اسلام ہی کی شان ہے** کہ اس سے آسمانی نشان ظاہر ہون اور عیسائی مذہب ان برکات سے خالی ہے۔ مینے سنا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے میرے دوستون کے روبرو یہی فرمایا تھا کہ ہم مباحثہ تو کرینگے مگر یہ مباحثہ فرقہ احمدیہ سے ہوگا نہ مسلمان جنڈیالہ سے سو ڈاکٹر صاحب کو واضح رہے کہ فرقہ احمدیہ ہی سچے مسلمان ہین جو خدا تعالے کی کلام مین انسان کی رائے کو نہین ملاتے اور حضرت مسیح کا درجہ اسی قدر مانتے ہین جو قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

میان بٹالوی صاحب کی اطلاع

کیلئے

اشتہار

واضح ہو کہ شیخ بٹالوی صاحب کی خدمت مین وہ اشتہار جسمین بالمقابل عربی تفسیر لکھنے کیلئے انکو دعوت کیگئی تھی بتاریخ پنجم اپریل ۱۸۹۳ء کو بھیجا گیا تھا چنانچہ مرزا خدا بخش صاحب جو اشتہار لیکر لاہور گئے تھے

یہ پیغام لائے کہ بٹالوی صاحب نے وعدہ کر لیا ہے جو یکم اپریل سے دو ہفتہ تک جواب چھاپ کر بھیجدینگے سو دو ہفتہ
تک انتظار جواب رہا اور کوئی جواب نہ آیا پھر دوبارہ انکو یاد دلایا گیا تو انہون نے بذریعہ اپنے خط کے جو میرے اشتہار
مین چھپ گیا ہے یہ جواب دیا کہ ہم اپریل کے اندر اندر جواب چھاپ کر روانہ کرینگے چنانچہ اب اپریل بھی گذر گیا اور بٹالوی
صاحب نے دو دو وعدے کر کے تخلف وعدہ کیا ہم انپر کوئی الزام نہین لگاتے مگر انہین آپ شرم کرنی چاہیئے کہ
وہ آپ تو دوسرون کا نام بلا تحقیق کاذب اور وعدہ شکن رکہتے ہین اور اپنے وعدون کا کچہ بھی پاس نہین کرتے تعجب
کہ یہ جواب صرف ہان یا نہین سے ہو سکتا تھا مگر انہون نے ایک مہینہ گذار دیا اور یہ مہینہ ہمارا صرف انتظاری مین ضائع
ہوا اب ہمین بہی دو ضروری کام پیش آگئے ایک ڈاکٹر کلارک صاحب کے ساتھ مباحثہ دوسری ایک ضروری رسالہ کا
تالیف کرنا جو تائید اسلام کیلئے بہت جلد امریکہ مین بہیجا جائیگا جسکا یہ مطلب ہوگا کہ دنیا مین سچا اور زندہ مذہب
صرف اسلام ہی ہے اسلئے میان بٹالوی صاحب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر ان دونون کامون کی تکمیل کے پہلے آپکا جواب
آیا تو ناچار کوئی دوسری تاریخ آپکے مقابلہ کیلئے شائع کیجائیگی جو ان دونون کامون سے فراغت کے بعد ہوگی +

مسٹر عبد اللہ آتھم کے خط کا جواب

آج اس اشتہار کے لکہنے سے ابھی مین فارغ ہوا تھا کہ مسٹر عبد اللہ آتھم صاحب کا خط بذریعہ ڈاک مجھکو ملا یہ خط اُس خط کا جواب ہے جو مین نے مباحثہ مذکورہ بالا کے متعلق صاحب موصوف اور نیز ڈاکٹر کلارک صاحب کی طرف لکہا تہا سو اب اسکا بہی جواب ذیل مین بطور قولہ اور اقول کے لکہتا ہون ۔

قولہ ۔ ہم اس امر کے قائل نہین ہین کہ تعلیمات قدیم کیلئے معجزہ جدید کی کچہ بہی ضرورت ہے اس لئے ہم معجزہ کے لئے نہ کچہ حاجت اور نہ استطاعت اپنے اندر دیکہتے ہین ۔

اقول صاحب من مینے معجزہ کا لفظ اپنے خط مین استعمال نہین کیا بیشک معجزہ دکہلانا نبی اور مرسل من اللہ کا کام ہے نہ ہر ایک انسان کا لیکن اس بات کا تو آپ مانتے اور جانتے ہین کہ ہر ایک درخت اپنے پہل سے پہچانا جاتا ہے اور ایمانداری کے پہلون کا ذکر جیساکہ قرآن کریم مین ہے انجیل شریف مین بہی ہے مجہا امید ہے

کہ آپ سمجھ گئے ہونگے اس لئے طول کلام کی ضرورت نہین مگر مین دریافت کرنا چاہتا ہون کہ کیا ایمانداری کے پہل دکھلانے کی بہی آپ کو استطاعت نہین ۔

قولہ بہرکیف اگر جناب کسی معجزہ کے دکھلانے پر آمادہ ہین تو ہم اسکے دیکھنے سے آنکھین بند نہ کرینگے اور جسقدر اصلاح اپنی غلطی کی آپکے معجزہ سے کر سکتے ہین اُسکو اپنا فرض عین سمجھین گے ۔

اقول - بیشک یہ آپ کا مقولہ انصاف پر مبنی ہے اور کسی کے موبنہ سے یہ کامل طور پر نکل نہین سکتا جبتک اسکو انصاف کا خیال نہ ہو لیکن اس جگہ یہ آپکا فقرہ کہ جسقدر اصلاح اپنی غلطی کی ہم آپ کے معجزہ سے کر سکتے ہیں اس کو اپنا فرض عین سمجھین گے تشریح طلب ہے یہ عاجز تو محض اس غرض کے لئے بہیجا گیا ہے کہ تا یہ پیغام خلق اللہ کو پہنچا دے کہ دنیا کے تمام مذہب موجودہ مین سے وہ مذہب حق ہے اور خداتعالیٰ کی مرضی کے موافق ہے جو قرآن کریم لایا ہے اور دار النجات مین داخل ہونے کے لئے دروازہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللہِ ہے دبس اب کیا آپ اس بات پر طیار اور مستعد ہین کہ نشان دیکھنے کے بعد اس مذہب کو قبول کر لینگے ۔ آپکا فقرہ مذکورہ بالا مجھے امید دلاتا ہے کہ آپ اس سے انکار نہین کرینگے پس اگر آپ مستعد ہین تو چند سطرین تین اخبارون یعنے نور افشان اور منشور محمدی اور کسی آریہ کے اخبار مین چہپوا دین کہ ہم خداتعالےٰ کو حاضر و ناظر جانکر یہ عہد کرتے کہ اگر اس مباحثہ کے بعد جسکی تاریخ ۲۲ - مئی ۱۸۹۳ء قرار پائی ہے مرزا غلام احمد کی خداتعالےٰ مدد کرے اور کوئی ایسا نشان اس کی تائید مین خداتعالےٰ ظاہر فرما دے کہ جو اس نے قبل از وقت بتلا دیا ہو اور جیسا کہ اس نے بتلایا ہو وہ پورا بہی ہو جاوے کہ ہم اُس نشان کے دیکھنے کے بعد بلا توقف مسلمان ہو جائینگے اور ہم یہ بہی وعدہ کرتے ہین کہ ہم اُس نشان کو بغیر کسی قسم کے بیہودہ نکتہ چینی کے قبول کر لینگے اور کسی حالت مین وہ نشان نامعتبر اور قابل اعتراض نہین سمجہا جائیگا بغیر اس صورت کے کہ ایسا ہی نشان اسی برس کے اندر ہم بہی دکھلا دین مثلاً اگر نشان کے طور پر یہ پیشگوئی ہو کہ فلان وقت کسی خاص فرد پر یا ایک گروہ پر فلان حادثہ وارد ہوگا اور وہ پیشگوئی اس میعاد مین پوری ہو جاے تو بغیر اسکے کہ اسکی نظیر اپنی طرف سے پیش کرین بہرحال قبول کرنی پڑیگی ۔ اور اگر ہم نشان دیکھنے کے بعد دین اسلام اختیار نہ کرین اور نہ اُس کے مقابل پر اسی برس کے اندر اسی کی مانند کوئی خارق عادت نشان دکھلا سکین تو عہدشکنی کے تاوان مین نصف جائداد اپنی امداد اسلام

کے لئے اس کے حوالہ کرینگے اور اگر ہم اس دوسری شق پر بھی عمل نہ کریں اور عہد کو نہ توڑدیں اور اس عہد شکنی کے بعد کوئی قہری نشان ہماری نسبت مرزا غلام احمد شایع کرنا چاہے تو ہماری طرف سے مجاز ہوگا کہ عام طور پر اخباروں کے ذریعہ سے یا اپنے رسایل مطبوعہ میں اسکو شایع کرے فقط یہ تحریر آپ کی طرف سے بقید نام و مذہب و ولدیت و سکونت ہو اور فریقین کے بحاشی سجاشی معزز اور معتبر گواہوں کی شہادت اسپر ثبت ہو تب تین اخباروں میں اسکو آپ شایع کرا دیں جبکہ آپ کا منشا اظہار حق ہو اور یہ معیار آپکے اور ہمارے مذہب کے موافق ہو تو اب برائے خدا اس کے قبول کرنے میں توقف نہ کریں اب بہر حال وہ وقت آگیا ہے کہ خدا تعالے اپنے سچے مذہب کے انوار اور برکات ظاہر کرے اور دنیا کو ایک ہی مذہب پر کر دیوے سو اگر آپ دل کو قوی کر کے سب سے پہلے اس راہ میں قدم ماریں اور پھر اپنے عہد کو بھی صدق اور جوانمردی کیساتھ پورا کریں تو خدا تعالے کے نزدیک صادق ٹھہرینگے اور آپ کی راستبازی کا یہ ہمیشہ کیلئے ایک نشان رہیگا +

اور اگر آپ یہ فرماویں کہ ہم تو یہ سب باتیں کر گذرینگے اور کسی نشان کے دیکھنے کے بعد دین اسلام قبول کر لینگے یا دوسری شرایط مندرجہ بالا بجا لائینگے اور یہ عہد پہلے ہی سے تین اخباروں میں چھپوا بھی دینگے لیکن اگر تم ہی جھوٹے نکلے اور کوئی نشان دکھلا نہ سکے تو تمہیں کیا سزا ہوگی تو میں اسکے جواب میں حسب منشا توریت سزائے موت اپنے لئے قبول کرتا ہوں اور اگر یہ خلاف قانون ہو تو کل جائداد اپنی آپ کو دونگا جسطرح چاہیں پہلے مجھ سے تسلی کرالیں

قولہ لیکن یہ جناب کو یاد رہے کہ معجزہ ہم اُسی کو جانے گے جو ساتھ تحدّی مدعی معجزہ کے بظہور آدے اور کہ مصدق کسی امر ممکن کا ہو۔

اقول۔ اس سے مجھے اتفاق ہے اور تحدی اسی بات کا نام ہے کہ مثلاً ایک شخص منجانب اللہ ہونیکا دعوے کر کے اپنے دعوے کی تصدیق کیلئے کوئی ایسی پیشگوئی کرے جو انسان کی طاقت سے بالاتر ہو اور وہ پیشگوئی سچی نکلے تو وہ حسب منشا توریت استثنا ۱۸-۱۸ سچا ٹھہریگا ہاں یہ سچ ہے کہ ایسا نشان کسی امر ممکن کا مصدق ہونا چاہیے ورنہ یہ تو جائز نہیں کہ کوئی انسان مثلاً یہ کہے کہ میں خدا ہوں اور اپنے خدائی کے ثبوت میں کوئی پیشگوئی کرے اور وہ پیشگوئی پوری ہوجائے تو پھر وہ خدا مانا جاوے۔

لیکن مین اسجگہ آپسے دریافت کرنا چاہتا ہون کہ جب اس عاجزنے ملہم اور مامور من اللہ ہونیکا دعوے کیا تھا تو ۱۸۸۸ء مین مرزا امام الدین نے جسکو آپ خوب جانتے ہین چشمہ نور امرتسر مین میرے مقابل پر اشتہار چھپواکر مجھہ سے نشان طلب کیا تھا تب بطور نشان نمائی ایک پیشگوئی کیگئی تھی جو نور افشان ۱۰ مئی ۱۸۸۸ء مین شایع ہوگئی تہی جسکا مفصل ذکر اس اخبار مین اور نیز میری کتاب آئینہ کمالات کے صفحہ ۲۷۹ و ۲۸۰ مین موجود ہے اور وہ پیشگوئی ۳۰ ستمبر ۱۸۹۲ء کو اپنی میعاد کے اندر پوری ہوگئی سو آپ بطور آزمایش آپکے انصاف کے آپسے پوچھتا ہون کہ یہ نشان ہے یا نہین اور اگر نشان نہین تو اس کی کیا وجہ ہے اور اگر نشان ہی اور آپنے اس کو دیکھہ بھی لیا اور نہ صرف نور افشان ۱۰ مئی ۱۸۸۸ء مین بلکہ میرے اشتہار مجریہ ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء مین بقید میعاد یہ شایع بھی ہوچکا ہی تو آپ فرماوین کہ آپ کا اس وقت فرض عین ہی یا نہین کہ اس نشان سی بھی فائدہ اٹھاوین اور اپنی غلطی کی اصلاح کرین اور براہ مہربانی مجھہ کو اطلاع دین کہ کیا اصلاح کی اور کسقدر عیسائی اصول سی آپ دستبردار ہوگئے کیونکہ یہ نشان تو کچھہ پورانا نہین ابھی کل کی بات ہی کہ نور افشان اور میرے اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء مین شائع ہوا تہا اور آپکے یہ تمام شرائط کیموافق ہی میرے نزدیک آپکے انصاف کا یہ ایک معیار ہی اگر آپنے اس نشان کو مان لیا اور حسب اقرار آپنے اپنی غلطی کی بھی اصلاح کی تو مجھے پختہ یقین ہوگا کہ اب آئندہ بھی آپ اپنی بڑی اصلاح کیلئے مستعد ہین اس نشان کا اس قدر تو آپ پر اثر ضرور ہونا چاہیے کہ کم سے کم آپ اقرار اپنا شایع کردین کہ اگرچہ ابھی قطعی طور پر نہین مگر ظن غالب کے طور پر دین اسلام ہی مجھے سچا معلوم ہوتا ہے کیونکہ تحدی کے طور پر اُس کی تائید کے بارہ مین جو پیشگوئی کیگئی تھی وہ پوری ہوگئی آپ جانتے ہین کہ امام الدین دین اسلام سی منکر اور ایک دہریہ آدمی ہی اور اُس نے اشتہار کے ذریعہ سی دین اسلام کی سچائی اور اس عاجز کے ملہم ہونے کے بارے مین ایک نشان طلب کیا تہا جسکو خدا تعالے نے نزدیک کی راہ سی اُسی کے عزیزون پر ڈال کر اسپر اتمام حجت کی آپ اس نشان کے رُویا قبول کے بارے مین ضرور جواب دین ورنہ ہمارا یہ ایک پہلا قرضہ ہی جو آپ کی ذمے رہیگا ۔

قولہ مباہلات بھی از قسم معجزات ہی ہین مگر ہم بروئے تعلیم انجیل کسی کے لئے لعنت نہین مانگ سکتے۔

جناب صاحب اختیار ہین جو چاہین مانگین اور انتظار جواب ایکسال تک کرین ۔

اقول۔ صاحب من مباہلہ مین دوسرے پر لعنت ڈالنا ضروری نہین بلکہ اتنا کہنا کافی ہوتا ہی کہ مثلاً ایک عیسائی کہے کہ مین پورے یقین سے کہتا ہون کہ درحقیقت حضرت مسیح خدا ہین اور قرآن خدا تعالے کیطرف سے نہین اور اگر مین اس بیان مین کاذب ہون تو خدا تعالے میرے پر لعنت کرے۔ سو یہ صورت مباہلہ انجیل کی مخالف نہین بلکہ عین موافق ہی آپ غور سے انجیل کو پڑہین۔

ماسوا اس کے مین پہلے لکھ چکا ہون کہ اگر آپ نشان نمائی کے مقابلہ سے عاجز ہین تو پھر یکطرفہ اس عاجز کیطرف سے سہی۔ مجھکو بسر و چشم منظور ہی آپ اقرار نامہ اپنا حسب نمونہ مرقومہ بالا شائع کرین اور جسوقت آپ فرماوین مین بلا توقف امرتسر حاضر ہو جاؤن گا۔ یہ تو مجھ کو پہلے ہی سے معلوم ہی کہ عیسائی مذہب اُمیدون سے تاریکی مین پڑا ہوا ہے جبسے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا تعالے کی جگہ دیگئی اور جب کہ حضرات عیسائیون نے ایک سچے اور کامل اور مقدس نبی افضل الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کیا۔ اِس لئے مین یقیناً جانتا ہون کہ حضرات عیسائی صاحبون مین سے یہ طاقت کسی مین بھی نہین کہ اسلام کے زندہ نورون کا مقابلہ کر سکین مین دیکھتا ہون کہ وہ نجات اور حیات ابدی جسکا ذکر عیسائی صاحبون کی زبان پر ہے وہ اہل اسلام کے کامل افراد مین سورج کیطرح چمک رہی ہی اسلام مین یہ ایک زبردست خاصیت ہی کہ وہ ظلمت سے نکالکر اپنے نور مین ڈال کرتا ہے جس نور کی برکت سے مومن مین کھلے کھلے آثار قبولیت پیدا ہو جاتے ہین اور خدا تعالے کا شرف مکالمہ میسر آجاتا ہی اور خدا تعالے اپنی محبت کی نشانیان اسمین ظاہر کر دیتا ہی سو مین زور سے اور دعوے سے کہتا ہون کہ ایمانی زندگی صرف کامل مسلمان کو ہی ملتی ہی اور یہی اسلام کی سچائی کی نشانی ہی۔

اب آپ کے خط کا مفصل جواب ہو چکا اور یہ اشتہار ایک رسالہ کی صورت پر مرتب کر کے آپکی خدمت میں اور نیز ڈاکٹر کلارک صاحب کی خدمت مین بذریعہ رجسٹری روانہ کرتا ہون اب میری طرف سے حجت پوری ہو چکی آئندہ آپ کو اختیار ہے۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ

راقم خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور

شیخ محمد حسین بٹالوی کی نسبت
ایک پیشگوئی

شیخ محمد حسین ابوسعید کی آجکل ایک نازک حالت ہی۔ یہ شخص اس عاجز کو کافر سمجھتا ہی اور نہ صرف کافر بلکہ اس کے کفرنامہ میں کئی بزرگون نے اس عاجز کی نسبت کفر کا لفظ بھی استعمال کیا ہی۔ اپنے بوڑھے اُستاد نذیر حسین دہلوی کو بھی اُسنے اسی بلا مین ڈالدیا ہے۔ سبحان اللہ ایک شخص اللہ جلشانہ اور اسکے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتا ہی اور پابند صوم وصلواۃ اور اہل قبلہ مین سے ہے اور تمام عملی باتون مین ایک ذرہ بھی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مخالف نہین اسکو میان بٹالوی صرف اس وجہ سے کافر بلکہ اکفر اور ہمیشہ جہنم مین رہنے والا قرار دیتا ہے کہ وہ حضرت مسیح علیہ السلام کو بموجب نص بیّن قران کریم فلمّا توفیتنی فوت شدہ سمجھتا ہی اور بموجب پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ مسیح موعود اسی امت مین سے ہوگا اپنے متواتر الہامات اور قطعی نشانون کی بنا پر اپنے تئیں مسیح موعود ظاہر کرتا ہی اور میان بٹالوی بطور افترا کے یہ بھی کہتا ہی کہ گویا یہ عاجز ملائک کا منکر اور معراج نبوی کا انکاری اور نبوت کا مدعی اور معجزات کو بھی نہین مانتا سبحان اللہ کافر ٹھہرانے کیلئے اس بیچارے نے کیا کچھ افترا کئے ہین انہیں غمون مین مر رہا ہے کہ کسیطرح ایک مسلمان کو تمام خلق اللہ کافر سمجھ لے بلکہ عیسائیون اور یہودیوں سے بھی کفر مین بڑھ کر قرار دیوے دیکھنے والے کہتے ہین کہ اب اس شخص کا بہت ہی بُرا حال ہی اگر کسی کے مونہہ سے نکل جائے کہ میان کیون کلمہ گوؤن کو کافر بناتے ہو کچھ خدا سے ڈرو تو دیوانہ کیطرح اُسکے گرد ہو جاتا ہے اور بہت سی گالیان اس عاجز کو نکالکر کہتا ہی کہ وہ ضرور کافر اور سب کافرون سے بدتر ہے ہم اس کے خیرخواہون سے ملتجی ہین کہ اس نازک وقت مین ضرور اس کے حق مین دعا کرین اب کشتی اس کی ایک ایسے گرداب مین ہی جس سے جانبر

ہونا بظاہر محال معلوم ہوتا ہے وانی رئیت ان ھذا الرجل یومن بایمانی قبل موتہ وانثبت کان متریٔ قول التکفیر وتاب ۔ وھذہ رؤیای وارجوان یجعلھا ربی حقا والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

راقم خاکسار غلام احمد از قادیان ۔ ضلع گورداسپور ۔ ۴ - مئی ۱۸۹۳ء

الحمد للّٰہ نحمدہٗ ونستعینہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت جناب فیضمآب مجدد الوقت فاضل اجل حامی دین رسول حضرت غلام احمد صاحب

از طرف محمد بخش ! السلام علیکم ۔ گذارش یہ ہے کہ کچھ عرصہ سے قصبہ جنڈیالہ کے عیسائیوں نے بہت شور وشر مچایا ہوا ہے بلکہ آج بتاریخ ۱۱ - اپریل ۱۸۹۳ء عیسائیان جنڈیالہ نے معرفت ڈاکٹر مارٹن کلارک صاحب امرتسر بنام فدوی بذریعہ رجسٹری ایک خط ارسال کیا ہے جسکی نقل خط ہذا کی دوسری طرف واسطے ملاحظہ کے پیش خدمت ہے ۔ عیسائیوں نے بڑے زور وشور سے لکھا ہے کہ اہل اسلام جنڈیالہ اپنے علما ودیگر بزرگان دین کو موجود کرکے ایک جلسہ کریں اور دین حق کی تحقیقات کیجاوے ورنہ آئندہ سوال کرنے سے خاموشی اختیار کریں اس لئے خدمت بابرکت میں عرض ہے کہ چونکہ اہل اسلام جنڈیالہ اکثر کمزور اور مسکین ہیں اس لئے خدمت شریف عالی میں ملتمس ہوں کہ آنجناب للّٰہ اہل اسلام جنڈیالہ کو امداد فرماؤ ۔ ورنہ اہل اسلام پر دھبہ آجائیگا ۔ ونیز عیسائیوں کے خط کو ملاحظہ فرماکر یہ تحریر فرمادیں کہ انکو جواب خط کا کیا لکھا جاوے جیسا آنجناب ارشاد فرمادیں ویسا عمل کیا جاوے فقط

راقم محمد بخش پاندہ مکتب دیسی قصبہ جنڈیالہ ضلع وتحصیل امرتسر ۱۱ - اپریل ۱۸۹۳ء جواب طلب ضرور ہے

بخدمت شریف میاں محمد بخش صاحب وجملہ شرکا اہل اسلام جنڈیالہ

جناب من ۔ بعد سلام کے واضح رائے شریف ہو کہ چونکہ ان دنوں میں قصبہ جنڈیالہ میں مسیحیوں اور اہل اسلام کے درمیان دینی چرچے بہت ہوتے ہیں اور چند صاحبان آپکے ہم مذہب دین عیسوی پر حرف لاتے ہیں اور کئی ایک سوال وجواب کرتے اور کرنا چاہتے ہیں اور نیز اسیطرح سے مسیحیوں نے بھی دین محمدی کے حق میں کئی تحقیقاتیں کرلی ہیں اور مبالغہ از حد ہوچلا ہے لہذا راقم رقیمہ ہذا کی دانست میں طریقہ بہتر اور مناسب یہ معلوم ہوتا ہے

وہ خط جو ڈاکٹر مارٹن کلارک صاحب نے میاں محمد بخش پاندہ کو لکھا

کہ ایک جلسہ عام کیا جاوے جس مین صاحبان اہل اسلام معہ علماء دیگر بزرگان دین کے جنپر کہ انکی تسلی ہو
موجود ہون - اور ایطرف سے مسیحیوں کیطرف سے بھی کوئی صاحب بااعتبار پیش کئے جاوین تاکہ جو باہمی تنازعہ اندنون مین ہو
رہی ہین خوب فیصل کئے جاوین اور نیکی اور بدی اور حق اور خلاف ثابت ہو وین - لہذا چونکہ اہل اسلام جنڈیالہ کے
درمیان آپ صاحب ہمت گنے جاتے ہین ہم آپکی خدمت مین از طرف مسیحیان جنڈیالہ التماس کرتے ہین کہ آپ
خواہ خود یا اپنے ہم مذہبون سے مصلحت کرکے ایک وقت مقرر کرین اور جس کسی بزرگ پر آپکی تسلی ہو اُسے طلب
کرین اور ہم بھی وقت معین پر محفل شریف مین کسی اپنے کو پیش کرینگے کہ جلسہ او فیصلہ امورات مذکورہ بالا کا بخوبی ہو
جاوے اور خداوند صراط المستقیم سب کو حاصل کرے ہم کسی ضد یا فساد یا مخالفت کی رو سے اس جلسہ کے درپے
نہین ہین مگر فقط اس بنا سے کہ جو باتین راست برحق اور پسندیدہ ہین سب صاحبان پر خوب ظاہر ہون دیگر التماس
یہ ہے کہ اگر صاحبان اہل اسلام ایسے مباحثہ مین شریک نہ ہونا چاہین تو آئندہ کو اپنے اسپ کلام کو میدان گفتگو
مین جولانی نہ دین اور وقت منادی یا دیگر موقعون پر حجت بے بنیاد و لاحاصل سے باز آکر خاموشی اختیار کرین -
از راہ مہربانی اس خط کا جواب جلدی عنایت فرماوین تاکہ اگر آپ ہماری اس دعوت کو قبول کرین تو جلسہ کا
اور ان مضامین کا جنکی بابت مباحثہ ہونا ہے معقول انتظام کیا جاوے - فقط زیادہ سلام -
یہ نقل بطور اصل کے ہے -

الراقم مسیحان جنڈیالہ مارٹن کلارک امرتسر - دستخط انگریزی مین ہین -

نقل خط جو مرزا غلام احمد صاحب کیطرف سے مسیحیان جنڈیالہ کیطرف

۱۳ - مئی ۱۸۹۳ کو رجسٹری کرکے بھیجا گیا -

بسم اللہ الرحمن الرحیم - بخدمت مسیحیان جنڈیالہ -

بعد ما وجب - آج میں نے آپ صاحبونکی وہ تحریر جو آپنے میان محمد بخش صاحب کو بھیجی تھی اوّل سے آخر تک پڑھی جو کچھ
آپ صاحبون نے سوچا ہے مجھے اُس سے اتفاق رائے ہے - بلکہ درحقیقت مین اس مضمون کے پڑھنے سے ایسا خوش ہوا

کہ مین اس مختصر خط مین اسکی کیفیت بیان نہین کر سکتا۔ یہ بات سچ اور بالکل سچ ہے کہ یہ روز کے جھگڑے اچھے نہین اور ان سے دن بدن عداوتین بڑھتی ہین اور فریقین کی عافیت اور آسودگی مین خلل پڑتا ہے اور یہ بات تو ایک معمولی سی ہے اور اس سے بڑھکر نہایت ضروری اور قابل ذکر یہ بات ہے کہ جس حالت مین دونو فریق مرنیوالے اور دنیا کو چھوڑنیوالے ہین تو پھر اگر باقاعدہ بحث کر کے اظہار حق نکرین تو اپنے نفسون اور دوسرون پر ظلم کرتے ہین۔ اب مین دیکھتا ہون کہ جنڈیالہ کے مسلمانون کا ہم سے کچھہ زیادہ حق نہین بلکہ جس حالت مین خداوند کریم اور رحیم نے اس عاجز کو انہین کامون کے لئے بھیجا ہے تو ایک سخت گناہ ہوگا کہ ایسے موقعہ پر خاموش رہون اسلئے مین آپ لوگون کو اطلاع دیتا ہون کہ اس کام کے لئے مین ہی حاضر ہون۔ یہ تو ظاہر ہے کہ فریقین کا یہ دعوے ہے کہ انکو اپنا اپنا مذہب بہت سی نشانون کے ساتھ خدا تعالے سے ملا ہے اور یہ بھی فریقین کو اقرار ہے کہ زندہ مذہب وہی ہو سکتا ہے کہ جن دلایل پر اسکی صحت کی بنیاد ہے وہ دلایل بطور قصہ کے نہ ہون بلکہ دلایل ہی کے رنگ مین اب بھی موجود اور نمایان ہون مثلاً اگر کسی کتاب مین بیان کیا گیا ہو کہ فلان نبی نے بطور معجزہ ایسے ایسے بیمارونکو اچھا کیا تھا تو یہ اور اس قسم کے اور امور اس زمانہ کے لوگون کے لئے ایک قطعی اور یقینی دلیل نہین ٹھہر سکتی بلکہ ایک خبر ہے جو منکر کی نظر مین صدق اور کذب دونون کا احتمال رکھتی ہے بلکہ منکر ایسی خبرون کو صرف ایک قصہ سمجھے گا۔ اسیوجہ سے یورپ کے فلاسفر مسیح کے معجزات سے جو انجیل مین مندرج ہین کچھہ بھی فائدہ نہین اٹھا سکتے بلکہ اسپر قہقہہ مار کر ہنستے ہین۔ پس جبکہ یہ بات ہے تو یہ نہایت آسان مناظرہ ہے اور وہ یہ ہے کہ اہل اسلام کا کوئی فرد اس تعلیم اور علامات کیموافق جو کامل مسلمان ہونے کے لئے قرآن کریم مین موجود ہین۔ اپنے نفس کو ثابت کرے اور اگر نہ کر سکے تو دروغگو ہے نہ مسلمان اور ایسا ہی عیسائی صاحبون مین سے ایک فرد اس تعلیم اور علامات کیموافق جو انجیل شریف مین موجود ہین اپنے نفس کو ثابت کر کے دکھلاوے اور اگر وہ ثابت نہ کر سکے تو وہ دروغگو ہے نہ عیسائی۔ جس حالت مین دونون فریق کا یہ دعوی ہے کہ جس نور کو انکے انبیا لائے تھے وہ نور فقط لازمی نہین تھا بلکہ متعدی تھا تو پھر جس مذہب مین یہ نور متعدی ثابت ہوگا اسی کی نسبت عقل تجویز کریگی کہ یہی مذہب زندہ اور سچا ہے۔ کیونکہ اگر ہم ایک مذہب کے ذریعہ سے وہ زندگی اور پاک نور معہ اسکی تمام علامتون کے حاصل نہین کر سکتے جو اسکی نسبت بیان کیا جاتا ہے تو ایسا مذہب بجز لاف گزاف کے زیادہ نہیں۔ اگر ہم فرض کر لیں کہ کوئی نبی پاک تھا مگر ہم مین سے کسیکو بھی پاک نہین کر سکتا۔ اور صاحب خوارق

تہا مگر کسی کو صاحب خوارق نہیں بنا سکتا اور الہام یافتہ تہا مگر ہم میں سے کسیکو ملہم نہیں بنا سکتا تو ایسے بنی سے ہمیں کیا فائدہ ۔ مگر الحمد للہ والمنۃ کہ ہمارا سید و رسول خاتم الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہیں تہا اُس نے ایک جہان کو وہ نور حسب مراتب استعداد بخشا کہ جو اسکو ملا تہا اور اپنے نورانی نشانوں سے وہ شناخت کیا گیا ۔ وہ ہمیشہ کے لئے نور تہا جو بھیجا گیا ۔ اور اس سے پہلے کوئی ہمیشہ کیلئے نور نہیں آیا ۔ اگر وہ نہ آتا اور نہ اس نے بتلایا ہوتا تو حضرت مسیح کے بنی ہونے پر ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں تہی ۔ کیونکہ اس کا مذہب مر گیا اور اس کا نور بے نشان ہو گیا اور کوئی وارث نہ رہا جو اُس کو کچھہ نور دیا گیا ہو ۔ اب دنیا میں زندہ مذہب صرف اسلام ہی اور اس عاجز نے اپنے ذاتی تجارب سے دیکھہ لیا اور پرکھہ لیا کہ دونوں قسم کے نور اسلام اور قرآن میں اب بھی ایسے ہی تازہ بتازہ موجود ہیں جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت موجود تھے اور ہم انکے دکہلانے کے لئے ذمہ وار ہیں ۔ اگر کسی کو مقابلہ کی طاقت ہی تو ہم سے خط و کتابت کرے ۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ ۔

بالآخر یہ بہی واضح رہے کہ اس عاجز کے مقابلہ پر جو صاحب کھڑے ہوں وہ کوئی بزرگ نامی اور معزز انگریز پادری صاحبوں میں سے ہونے چاہئیں کیونکہ جو بات اس مقابلہ اور مباحثہ سے مقصود ہے اور جسکا اثر عوام پر ڈالنا مد نظر ہی وہ اسی امر پر موقوف ہی کہ فریقین اپنی اپنی قوم کے خواص میں سے ہوں ۔ ہاں بطور تنزل اور اتمام حجت مجہے یہہ بہی منظور ہے کہ اس مقابلہ کیلئے پادری عماد الدین صاحب یا پادری ٹھاکرداس صاحب یا مسٹر عبد اللہ آتھم صاحب عیسائیوں کیطرف سے منتخب ہوں اور پھر ان کے اسما کسی اخبار کے ذریعہ سے شایع کر کے ایک پرچہ اس عاجز کیطرف بہی بہیجا جاوے اور اس کے بہیجنے کے بعد یہ عاجز بھی اپنے مقابلہ کا اشتہار دیدے گا ۔ اور ایک پرچہ صاحب مقابلہ کیطرف بھیجدے گا مگر واضح رہی کہ یوں تو ایک مدت دراز سے مسلمانوں اور عیسائیوں کا جھگڑا چلا آتا ہی اور بہت سے مباحثات ہوئے اور فریقین کیطرف سے بکثرت کتابیں لکھی گئیں اور در حقیقت علمائے اسلام نے بہ تمام تر صفائی سے ثابت کر دیا کہ جو کچھہ قرآن کریم پر اعتراض کئے گئے ہیں وہ دوسرے رنگ میں توریت پر اعتراض ہیں اور جو کچھہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نکتہ چینی ہوئی وہ دوسرے پیرایہ میں تمام انبیا کی شان میں نکتہ چینی ہی جس سے حضرت مسیح بہی باہر نہیں بلکہ ایسی نکتہ چینیوں کی بنا پر خدا تعالےٰ بہی مورد اعتراض ٹھیرتا ہی سو یہ بحث زندہ مذہب یا مردہ مذہب کی تنقیح کے بارہ میں ہوگی اور دیکہا جاوے گا کہ جن روحانی علامات کا مذہب اور کتاب نے دعوے کیا ہی وہ اب بھی اُس میں پائی جاتی ہیں

کہ نہیں۔ اور مناسب ہوگا کہ مقام بحث لاہور یا امرتسر مقرر ہو اور فریقین کی علماء کے مجمع میں یہ بحث ہو۔

خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپورہ

امرتسر۔ میڈیکل مشن۔ ۱۸ اپریل ۱۸۹۳ء

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیان سلامت۔

تسلیم۔ عنایت نامہ آں صاحب کا وارد ہوا بعد مطالعہ طبیعت شاد ہوئی۔ خاص اس بات سے کہ جنڈیالہ کے اہل اسلام کو آپ جیسی لائق رفاقت ملے لیکن چونکہ ہمارا دعوے نہ آپ سے پر جنڈیالہ کے محمدیوں سے ہے ہم انکی دعوت قبول کرنے میں حاضر ہیں۔ انکی طرف سے ہمنے خط لکھا ہوا ہے اور تا حال جناب کے منتظر ہیں اگر انکی مدد آپ قبول ہی تو مناسب با قاعدہ طریقہ تو یہ ہی کہ آپ خود انہیں خطوط لکھیں جو آپکے ارادے مہربانی کے ہیں انپر ظاہر کریں اگر وہ آپکو تسلیم کرکے اس جنگ مقدس کیلئے اپنی طرف سے پیش کریں تو ہمارا کچھ عذر نہیں بلکہ عین خوشی ہی چونکہ آپ روشن ضمیر صاحب کار آزمودہ ہیں یہ آپ سے مخفی نہ ہوگا کہ اس خاص بحث کیلئے آپکو قبول کرنا یا نہ کرنا ہمارا اختیار نہیں بلکہ جنڈیالہ کے اہل اسلام کا۔ لہذا انہیں سے آپ فیصلہ کریں بعد ازاں ہم بھی حاضر ہیں۔ آپ کے اور انکے فیصلہ کرنے ہی کی دیری ہے زیادہ سلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

مشفق مہربان پادری صاحب

بعد ما وجب یہ وقت کیا مبارک وقت ہی کہ میں آپکی اس جنگ مقدس کیلئے طیار ہو کر جسکا آپنے اپنے خط میں ذکر کیا ہے اپنے چند عزیز دوست بطور سفیر منتخب کرکے آپکی خدمت میں روانہ کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ اس پاک

جنگ کے لئے آپ بھی مقابلہ پر منظور فرما دین گے جب آپکا پہلا خط جو جنڈیالہ کے بعض مسلمانون کے نام تہا مجھکو ملا اور مین
نے یہ عبارتین پڑہین کہ کوئی ہی کہ ہمارا مقابلہ کرے تو میری روح اسی وقت بول اٹھی کہ ہان مین ہون جسکے ہاتھ پر خدا
تعالے مسلمانونکو فتح دیگا اور سچائی کو ظاہر کریگا۔ وہ حق جو مجھکو ملا ہی اور وہ آفتاب جسنے ہم مین طلوع کیا ہی وہ اب
پوشیدہ رہنا نہیں چاہتا مین دیکھتا ہون کہ اب وہ زور دار شعاعون کیساتھ نکلے گا اور دلونپر اپنا ہاتھ ڈالیگا
اور اپنی طرف کہینچ لائیگا لیکن اس کے نکلنے کیلئے کوئی تقریب چاہیئے تھی سو آپ صاحبون کا مسلمانونکو مقابلہ کیلئے بلانا
نہایت مبارک اور نیک تقریب ہی مجھے امید نہیں کہ آپ اس بات پر ضد کرین کہ ہمین تو جنڈیالہ کے مسلمانون سے
کام ہی نہ کسی اور سے۔ آپ جانتے ہین کہ جنڈیالہ مین کوئی مشہور اور نامی فاضل نہین اور یہ آپ کی شان سے بعید ہوگا
کہ آپ عوام سے الجھتے پھرین اور اس عاجز کا حال آپ پر مخفی نہین کہ آپ صاحبون کے مقابلہ کیلئے دس برس کا پیاسا
ہے اور کئی ہزار خط اردو انگریزی اسی پیاس کے جوش سے آپ جیسے معزز پادری صاحبان کی خدمت مین روانہ کر
چکا ہون اور پھر جب کچھ جواب نہ آیا تو آخر نا امید ہو کر بیٹھ گیا چنانچہ بطور نمونہ اُن خطون مین سے کچھ روانہ بھی کرتا ہون
تا کہ آپ کو معلوم ہو کہ آپکی اس توجہ کا اول مستحق مین ہی ہون اور سوائے اسکے اگر مین کاذب ہون تو ہر ایک سزا
بھگتنے کے لئے طیار ہون مین پورے دس سال سے میدان مین کھڑا ہون جنڈیالہ مین میری دانست مین ایک
ایک بھی نہین جو میدان کا سپاہی تصور کیا جائے اس لئے بادب ملتمس ہون کہ اگر یہ امر مطلوب ہی کہ یہ روز کے قصے
طے ہو جائین اور جس مذہب کیساتھ خدا ہے اور جو لوگ سچے خدا پر ایمان لائے ہین انکی کچھ امتیازی انوار ظاہر ہون
تو اس عاجز سے مقابلہ کیا جائے۔ آپ لوگونکا یہ ایک بڑا دعوٰی ہی کہ حضرت مسیح علیہ السلام درحقیقت خدا تھے اور وہی
خالق ارض و سما تھے اور ہمارا یہ بیان ہی کہ وہ سچے نبی ضرور تھے رسول تھے۔ خدا تعالے کے پیارے تھے مگر خدا نہین تھے سو انہین
امور کے حقیقی فیصلہ کیلئے یہ مقابلہ ہوگا مجھکو خدا تعالے نے براہ راست اطلاع دی ہی کہ جس تعلیم کو قرآن لایا ہی وہی سچائی
کی راہ ہی اسی پاک توحید کو ہر ایک نبی نے اپنی امت تک پہنچایا ہی مگر رفتہ رفتہ لوگ بگڑ گئے اور خدا تعالی کی جگہ انسانون کو
دیدی غرض یہی امر ہی جسپر بحث ہوگی اور مین یقین رکھتا ہون کہ وہ وقت آگیا ہی کہ خدا تعالی کی غیرت اپنا کام دکھلائیگی
اور مین امید رکھتا ہون کہ اس مقابلہ سے ایک دنیا کیلئے مفید اور اثر انداز نتیجے نکلینگے اور کچھ تعجب نہین کہ اب کل دنیا یا ایک
بڑا بھاری حصہ اسکا ایک ہی مذہب قبول کرلے جو سچا اور زندہ مذہب ہو اور جسکے ساتھ ساتھ خدا تعالی کی مہربانی کا بادل ہو

چاہیئے کہ یہ بحث صرف زمین تک محدود نہ رہے بلکہ آسمان بھی اسکے ساتھ شامل ہو اور مقابلہ صرف اثبات میں ہو کہ روحانی زندگی اور آسمانی قبولیت اور روشن ضمیری کس مذہب میں ہے اور میں اور میرا مقابل اپنی اپنی کتاب کی تاثیریں اپنے اپنے نفس میں ثابت کریں ہاں اگر یہ چاہیں کہ معقولی طور پر بھی ان دونوں عقیدوں کا بعد اسکے تصفیہ ہو جائے تو یہ بھی بہتر ہے مگر اس سے پہلے روحانی اور آسمانی آزمائش ضرور چاہیے۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ۔

خاکسار غلام احمد قادیان ضلع گورداسپور ۲۳۔ اپریل ۱۸۹۳ء

امرتسر ۲۴۔ اپریل ۱۸۹۳ء **ترجمہ چٹھی ڈاکٹر کلارک صاحب**

بخدمت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان

جناب من۔ مولوی عبدالکریم صاحب معیت معزز سفارت یہاں پہنچے۔ اور مجھے آپ کا دستی خط دیا۔ جناب نے جو مسلمانوں کیطرف سے مجھے مقابلہ کیلئے دعوت کی ہے اسکو میں بخوشی قبول کرتا ہوں آپکی سفارت نے آپکی طرف سے مباحثہ اور شرائط ضروریہ کا فیصلہ کر لیا ہے اور میں یقین کرتا ہوں کہ جناب کو بھی وہ انتظام اور شرائط منظور ہونگے اس لئے مہربانی کر کے اپنی فرصت میں مجھے اطلاع بخشیں کہ آپ ان شرائط کو قبول کرتے ہیں یا نہیں۔

آپ کا تابعدار۔ ایچ مارٹن کلارک ایم ڈی سی ایم (اڈنبرا) ایم۔ آر۔ اے۔ ایس سی

شرائط انتظام مباحثہ قرار یافتہ مابین عیسائیان و مسلمانان

(۱) یہ مباحثہ امرتسر میں ہوگا۔ (۲) ہر ایک جانب میں صرف پچاس اشخاص حاضر ہونگے۔ پچاس ٹکٹ مرزا غلام احمد صاحب عیسائیوں کو دینگے اور پچاس ٹکٹ ڈاکٹر کلارک صاحب مرزا صاحب کو مسلمانوں کے لئے دینگے عیسائیوں کے ٹکٹ مسلمان جمع کرینگے اور مسلمانوں کے عیسائی ۳۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسلمانوں کیطرف اور ڈپٹی عبداللہ آتھم خان صاحب عیسائیوں کیطرف سے مقابلہ میں آئینگے ۴۔ سوائے ان صاحبوں کے اور کسی صاحب کو بولنے کی اجازت نہ ہوگی۔ ہاں یہ صاحب تین شخصوں کو بطور معاون منتخب کر سکتے ہیں مگر انکو بولنے کا مجاز نہ ہوگا ۵ مخالف جانب صحیح صحیح نوٹ بغرض اشاعت لیتے رہیں گے ۶ کوئی صاحب کسی جانب سے ایک گھنٹہ سے زیادہ نہ بول سکیں گے

۷ انتظامی معاملات مین صدر انجمن کا فیصلہ ناطق مانا جائیگا ۸ دو صدر انجمن ہونگی یعنی ایک ایک ہر طرف سے جو اُسوقت مقرر کئے جائینگے ۹ جائے مباحثہ کا تقرر ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک صاحب کے اختیار مین ہوگا۔ ۱۰ وقت مباحثہ ۶ بجے صبح سے ۱۱ بجے صبح تک ہوگا۔ ۱۱ کل وقت مباحثہ دو زمانون پر منقسم ہوگا۔

(۱) ۶ دن یعنی روز پیر مئی ۲۲ سے ۲۷ مئی تک ہوگا اور اسوقت مین مرزا صاحب کو اختیار ہوگا کہ اپنا یہ دعویٰ پیش کرین کہ ہر ایک مذہب کی صداقت زندہ نشانات سے ثابت کرنی چاہیئے جیسے کہ انہون نے اپنی چٹھی ۱۳ اپریل ۱۸۹۳ء موسومہ ڈاکٹر کلارک صاحب مین ظاہر کیا ہے۔

۱۲ پھر دوسرا سوال اٹھایا جائیگا پہلے مسئلہ الوہیت مسیح پر۔ اور پھر مرزا صاحب کو اختیار ہوگا کہ کوئی اور سوال جو چاہین پیش کرین۔ مگر چھ دن کے اندر اندر ۱۳۔ دوسرا زمانہ بھی اُن کا ہوگا یعنی مئی ۲۹ سے جون ۳ تک اگر اسقدر ضرورت ہوئی) اس زمانہ مین مسٹر عبد اللہ آتھم خانصاحب کو اختیار ہوگا کہ اپنے سوالات بہ تفصیل ذیل پیش کرین۔

(۱) رحم بلا مبادلہ۔ (ب ۲) جبر اور قدر۔ (ج ۳) ایمان بالجبر۔ (د ۴) قرآن کے خدائی کلام ہونیکا ثبوت۔

(س ۵) اس بات کا ثبوت کہ محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) رسول اللہ ہین ۵ اور سوال بھی کر سکتے ہین بشرطیکہ ۶ دن سے زیادہ نہ ہو جائے۔ ۱۴ ٹکٹ ۱۵ مئی تک جاری ہو جانے چاہیین وہ ٹکٹ مفصلہ ذیل نمونہ کے ہونگے

۱۵۔ عیسائیون اور ڈپٹی عبد اللہ آتھم خانصاحب کیطرف سے یہ قواعد واجب الاطاعت اور یہ صحیح تحریر مانی گئی "بطور شہادت مین (جسکے دستخط نیچے درج ہین) مسٹر عبد اللہ آتھم خانصاحب کیطرف سے دستخط کرتا ہون اور مذکورہ بالا شرائط مین سے کسی شرط کا توڑنا فریق توڑنیوالے کیطرف سے ایک اقرار گریز خیال کیا جائیگا"

۱۶۔ تقریرونپر صاحبان صدر اور تقریر کنندگان اپنے اپنے دستخط انکی صحت کی ثبوت مین ثبت کرینگے۔

دستخط ہنری کلارک ایم ڈی وغیرہ۔ امرت سر۔ اپریل ۲۴ ۱۸۹۳ء

نمونہ ٹکٹ (اول) - مباحثہ مابین ڈپٹی عبد اللہ آتھم خان صاحب امرت سری اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ٹکٹ داخلہ عیسائیون کیلئے داخل کرو ...... کو

نمبر ___ دستخط مرزا صاحب

نمونہ ٹکٹ - مباحثہ مابین ڈپٹی عبد اللہ آتھم خان صاحب امرت سری اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ٹکٹ داخلہ فریق مسلمانون کے لئے داخل کرو.... کو۔

نمبر ___ دستخط ڈاکٹر کلارک صاحب

امرت سر ۲۴-۴-۱۸۹۳ء

رجسٹرڈ خط جو ۲۵- اپریل کو پادری صاحب کی ۲۴- اپریل کی خط کے جواب مین بہیجا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مشفق مہربان پادری صاحب سلامت۔

بعد ما وجب- مین نے آپکی چٹھی کو اوّل سے آخر تک سُنا- مین ان تمام شرائط کو منظور کرتا ہون جنپر آپ کے اور میرے دوستون کے دستخط ہو چکے ہین- لیکن سب سے پہلے یہ بات تصفیہ پا جانی چاہیے کہ اس مباحثہ اور مقابلہ سے علت غائی کیا ہے کیا یہ انہین معمولی مباحثات کیطرح ایک مباحثہ ہوگا جو سالہاے دراز سے عیسائیون اور مسلمانون مین پنجاب اور ہندوستان مین ہو رہے ہین جنکا ماحصل یہ ہے کہ مسلمان تو اپنے خیال مین یہ یقین رکہتے ہین کہ ہمنے عیسائیونکو ہریک بات مین شکست دی ہے اور عیسائی اپنے گھر مین یہ باتیں کرتے ہین کہ مسلمان لاجواب ہو گئے ہین اگر اسیقدر ہے تو یہ بالکل بیفائدہ اور تحصیل حاصل ہے اور بجز اسبات کے اسکا آخری نتیجہ کچھہ نظر نہین آتا کہ چند روز بحث مباحثہ کا شور و غوغا ہو کر پھر ہر یک فضول گو کو اپنی ہی طرف کا غلبہ ثابت کرنیکے لئے باتین بنانے کا موقعہ ملتا ہے مگر مین یہ چاہتا ہون کہ حق کہلجائے اور ایک دنیا کو سچائی نظر آجائے اگر فی الحقیقت حضرت مسیح علیہ السلام خدا ہی ہین اور وہی رب العلمین اور خالق السموات والارض ہے تو بیشک ہم لوگ کافر کیا اکفر ہین اور بیشک اسصورت مین دین اسلام حق پر نہین ہے لیکن اگر حضرت مسیح علیہ السلام صرف ایک بندہ خدا تعالیٰ کا نبی اور مخلوقیت کی تمام کمزوریان اپنے اندر رکہتا ہے تو پھر یہ عیسائی صاحبون کا ظلم عظیم اور کفر کبیر ہے کہ ایک عاجز بندہ کو خدا بنا رہے ہین اور اس حالت مین قرآن کی کلام اللہ ہونیمین اس سے بڑھکر اور کوئی عمدہ دلیل نہین کہ اسنے نابود شدہ توحید کو پھر قایم کیا اور جو اصلاح ایک سچی کتاب کو کرنی چاہیے تھی وہ کر دکھائی اور ایسے وقت مین آیا جسوقت مین اسکی آنیکی ضرورت تھی یون تو یہ مسئلہ بہت ہی صاف تہا کہ خدا کیا ہے اور اسکی صفات کیسی ہونی چاہیئے مگر چونکہ اب عیسائی صاحبون کو یہ مسئلہ سمجھہ مین نہین آتا اور معقولی اور منقولی بحثون نے اس ملک ہندوستان مین کچھہ ایسا انکو فائدہ نہین بخشا اس لئے

ضرور ہوا کہ اب طرز بحث بدلایجاوی سو میری دانست مین اس سی انسب طریق اور کوئی نہین کہ ایک روحانی مقابلہ مباہلہ کیطور پر کیا جاوی اور وہ یہ کہ اول سی اسیطرح ہر چھہ دن تک مباحثہ ہو جس مباحثہ کو میرے دوست قبول کر چکے ہین اور پھر ساتوین دن مباہلہ ہو اور فریقین مباہلہ مین یہ دعا کرین مثلاً فریق عیسائی یہ کہے کہ وہ عیسیٰ مسیح ناصری جس پر مین ایمان لاتا ہون وہی خدا ہی اور قرآن انسان کا افترا ہی خدا تعالیٰ کی کتاب نہین اور اگر مین اس بات مین سچا نہین تو میرے پر ایکسال کے اندر کوئی ایسا عذاب نازل ہو جس سی میری رسوائی ظاہر ہو جاوے اور ایسا ہی یہ عاجز دعا کرے گا کہ اے کامل اور بزرگ خدا مین جانتا ہون کہ درحقیقت عیسیٰ مسیح ناصری تیرا بندہ اور تیرا رسول ہی خدا ہرگز نہین اور قرآن کریم تیری پاک کتاب اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تیرا پیارا اور برگزیدہ رسول ہی اور اگر میں اس بات مین سچا نہین تو میری پر ایکسال کے اندر کوئی ایسا عذاب نازل کر جس سی میری رسوائی ظاہر ہو جاوے اور اے خدا میری رسوائی کیلئے یہ بات کافی ہوگی کہ ایک برس کے اندر تیری طرف سی میری تائید مین کوئی ایسا نشان ظاہر نہ ہو جسکے مقابلہ سی تمام مخالف عاجز رہین اور دعا ہو گا کہ فریقین کے دستخط سی یہ تحریر چند اخبار مین شایع ہو جاوے کہ جو شخص ایکسال کے اندر مورد غضب الٰہی ثابت ہو جاوے اور یا یہ کہ ایک فریق کی تائید مین کچھ ایسی نشان آسمانی ظاہر ہون کہ دوسرے فریق کی تائید مین ظاہر و ثابت نہ ہو سکین تو ایسی صورت مین فریق مغلوب یا تو فریق غالب کا مذہب اختیار کرے اور یا اپنی کل جائداد کا نصف حصہ اس مذہب کی تائید کیلئے فریق غالب کو دیدے جسکی سچائی ثابت ہو۔ خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور۔

باسمہ سبحانہ

باعث تحریر یہ ہی۔ کہ فقیر راقم الحروف اپنی خوشی خاطر سی بمواجہ حافظ محمد یوسف صاحب کے لکھدیتا ہی کہ اگر حافظ صاحب ممتاز الیہ مرزا صاحب قادیانی اور انکے دو تین نائبوں کو یا فقط مرزا صاحب کے نائبوں کو جنکی بابت مرزا صاحب کیطرف عاید ہو تاریخ ۱۵ جون ۱۸۹۳ء تک واسطے تحقیق مسایل اختلافیہ کہ جو انکی کتاب براہین احمدیہ مین ہین یا یہ دعویٰ جو مثیل مسیح کا ہی لاہور مین لاوین تو فقیر راقم معہ مولوی سید محمد شاہ صاحب اور مولوی فضل حق صاحب سکنا قصور کو معہ مولوی مفتی حافظ محمد عبد اللہ صاحب ٹونکی مدرس اول مدرسہ یونیورسٹی لاہور اور مولوی غلام محمد صاحب بگوی امام مسجد شاہی لاہور و مولوی نور احمد صاحب امام مسجد جامع انارکلی لاہور کے مرزا صاحب یا انکے نائبوں کے ساتھ مباحثہ تحقیق حق کیلئے حاضر ہوگا اسمین کسی قسم کا تخلف انشاء اللہ تعالیٰ واقع نہ ہوگا اور اگر خدانخواستہ فقیر سی اس مباحثہ سی تخلف واقع ہو یا مناظرہ مین ہماری طرف سی سکوت اور لاجوابی مشاہدہ ہو سکو عمائد اہل اسلام جلسہ اپنی شہادت سی لاجوابی لکھدین تو ہمکو مرزا صاحب کی اتباع کرنی جائز ہوگا اور اگر اس تاریخ پر مرزا صاحب یا انکے موید لاہور مین تشریف نہ لاوین یا مناظرہ مین حسب شہادت عمائد اہل اسلام جلسہ انکی لاجوابی ثابت ہو تو حافظ صاحب کو ان سی بریت اور علماء طرف ثانی سی کل عقاید کا ماننا لازم ہوگا۔ فقط مرقومہ

روز جمعہ ۱۴ شوال ۱۳۱۰ ہجری مطابق تین مئی ۱۸۹۳ء محمد عبد اللہ کان اللہ لہ قصوری۔ العبد محمد یوسف بقلم خود۔ بقلم غلام دستگیر قصوری کان اللہ لہ۔ گواہ شد حافظ الٰہ بخش قصوری۔ گواہ شد فضل الدین مدرس قصور۔ گواہ شد حافظ ... اول مدرس قصور۔ گواہ کریم الدین ڈپٹی انسپکٹر پنشن یافتہ بقلم خود۔